70120 ـ وضوء ميں گردن كا مسح كرنا مشروع نہيں

سوال

كيا وضوء كرتے وقت گردن كا مسح كرنا مشروع ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وضوء ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت نہ ہونے كى بنا پر گردن كا مسح كرنا مستحب نہيں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" يہ صحيح نہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے وضوء ميں گردن كا مسح كيا، بلكہ كسى صحيح حديث ميں بھى اس كا ثبوت نہيں ملتا، بلكہ جن صحيح احاديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے وضوء كا طريقہ بيان ہوا ہے اس ميں ذكر نہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم گردن كا مسح كيا كرتے تھے، اس ليے جمہور علماء كرام امام مالك، امام شافعى، امام احمد كے ظاہر مسلك ميں گردن كا مسح كرنا مستحب نہيں.

اور جس نے اسے مستحب قرار ديا ہے اس نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ كے مروى اثر يا ضعيف حديث جس كا نقل كرنا ہى صحيح نہيں سے استدلال كيا ہے، كہ انہوں نے گدى تك گردن كا مسح كيا " اس طرح كا اثر يا حديث قابل حجت نہيں، اور صحيح احاديث كے مقابلہ ميں پيش نہيں ہو سكتى، علماء كرام اس پر متفق ہيں كہ گردن كا مسح نہ كرنے سے وضوء صحيح ہے " انتہى.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (21 / 127).

يہ حديث :

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے گدى تك گردن كا مسح كيا " اسے ابو داود نے حديث نمبر (132) ميں روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے ضعيف ابو داود ميں اسے ضعيف كہا ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى نے " المجموع " ميں گردن كے مسح ميں امام شافعى كے اصحاب كا اختلاف ذكر كرنے كے بعد كہا ہے:

" ان کے اقوال کا یہ اختصار ہے، جس کا ماحاصل چار وجہیں ہیں:

پہلی:

نئے پانی کے ساتھ مسح کرنا مسنون ہے.

دوسری:

مسنون نہیں بلکہ مستحب ہے.

تیسری:

سر اور کانوں کے مسح سے باقی مانندہ پانی سے مسح کرنا مستحب ہے.

چوتھی:

نہ تو مستحب ہے اور نہ ہی مسنون.

یہ آخری اور چوتھی وجہ ہی صحیح ہے، اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کا ذکر کیا ہے، اور نہ ہی ہمارے متقدم اصحاب نے، اور اکثر مصنفین نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا، اور اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا.

بلکہ صحیح مسلم وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

" اس کے سب سے برے امور بدعات ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے "

اور جو حدیث طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدی تك اور گردن کےآگے تك گردن کا مسح کرتے ہوئے دیکھا "

یہ حدیث متفقہ طور پر ضعیف ہے.

اور غزالی رحمہ اللہ کا یہ قول: " گردن کا مسح کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے "

" گردن کا مسح کرنا طوق سے امان ہے "

یہ صحیح نہیں، کیونکہ یہ موضوع اور من گھڑت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 489).

الغل: طوق اور زنجیر اور بیڑیوں کو کہتے ہیں، جو گردن میں ڈالی جائیں، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ڈالے جائینگے الرعد (5).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے وہ جو کچھ عمل کرتے رہے انہیں اسی کی سزا دی جائیگی سبا (33).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور گردن پر مسح کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل کوئی حدیث ثابت نہیں " انتہی.

دیکھیں: زاد المعاد لابن قیم (1 / 195).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" گردن کا مسح کرنا نہ تو مستحب ہے اور نہ ہی مشروع، بلکہ صرف سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا جائیگا، جیسا کہ کتاب و سنت سے ثابت ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 102).

واللہ اعلم .